

القول العظیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَأَنصَلَ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

ہم ہیں کہ بس زبور کے مطلب بیان کریں	ہم ہیں کہ نور عقل سے روشن جہان کریں
انجیل کے مقاصد اصلی عیان کریں	چاہیں تو ہم زمین کو بھی آسمان کریں
ہم پر کھلے وقایق توریت ضامدان	ہم پر کھلے معانی انجیل بے خلاصان

تاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۸۸ء کو ایک سالہ زبان بنگلہ کہ جس کا نام بیگناہ نبی ہے
شعلہ بیہوشم میں نظر سے گذرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا لکھنے والا کوئی نبی
عیسائی ہے کہ جو عقاید اہل اسلام سے بخیر اور علم و فہم سے بھی بڑھ کر
اس رسالہ میں لکھا ہے کہ اہل اسلام آدم نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ محمد علیہم السلام
علیہم السلام سے بزرگ جانتے ہیں۔ اس کے اس قول کو ہم تسلیم
کرتے ہیں مگر اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ ان لوگوں کو بیگناہ جانتے ہیں اس سے
یہ مطلب نکلتا ہے کہ اور وہ لوگ نہ گناہگار سمجھتے ہیں نعوذ باللہ منہا۔ یہ انوکھا
رسالہ کی۔ حالانکہ ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جتنے انبیاء و رسل ملوئے
ہیں ان کو اسطے آئے دی سب پاک اور بیگناہ تھے۔ کیونکہ ان کو انیسے پونہ

اہل عقل ہرگز اسکو نہیں قبول کرینگے اور اگر باب بصیرت پر شک ہوگا اور محال
 سمجھینگے الامولف رسالہ ۵۵ جو منہ میں یاد رکھنا تھا بلکہ یہ تھا سائل سے ۴۴
 نہ سید یہی سمجھتا تھا نہ وہ رشک قرا لٹی۔ فقط ہوگا اسقدر بیان کرنا دوسریاں ہو
 خواب غفلت سے بیدار کرنا ہے کہ جس لیل سے تھنے اون پیغمبر و گونہگار قرار
 دیا ہو اوسی دلیل سے حضرت مسیح بھی گنہگار ٹھہرتے ہیں ۵۵ سنی فریاد پر واندہ تو بول
 شمع محفل میں ۶۰ اکیلا تو نہیں جلتا اسے ہم ہی تو جلتے ہیں ۶۰ اولاً جب وہ گنہگار و گواہ ہو
 تو اونکی قول و فعل کا اعتبار نہیں رہا حالانکہ اونہیں کے اقوال سے بشارت
 مسیح کی ثابت کرتے ہیں پس وہ سب پیشین گوئیاں مطرود ہو گئیں پھر سچ کی
 نبوت یا الوہیت کی دلیل کہیں نہیں ملے گی اب عیسائیوں کو بغلیں جھانکنا ہو گا
 ثانیاً یہ کہ انجیل یوحنا کے دوسری باب آیت ۲۱ میں لکھا ہو کہ مسیح نے اپنی
 مان کو کہا کہ اے عورت مجھے تجھے کیا کام اب ہم پوچھتے ہیں کہ یہ کلمہ واللہ
 حق میں امانت و حقارت کا ہی یا نہیں اگر ہے تو گنہگار ہو تا مسیح کا اسے ثابت ہو
 کیونکہ توریت کتاب ہتھنا باب ۲ آیت ۱۶ میں لکھا ہو کہ جو اپنی مان کی امانت کرے
 اوسپر لعنت ہو۔ اگر عیسائی اس معصیت کو بجای عبادت کے تصور کریں تو یہی انکی
 خوش فہمی ہے۔ ۵۵ آدمیت اور شی ہے علم ہے کچھ اور چیز کو لاکھ طوطے کو پڑھایا
 پر وہ حیوان ہی رہا ۶۰ ثالثاً مسیح کو ہو کہ بہت شدت سے تھی ایک انجیر کے درخت
 کے پاس گئے تاکہ اوسکا پھل کھا دیں چونکہ فصل نہ تھی ایک انجیر ہی ہاتھ نہ لگی

کہ وہ دوسرے کو گناہ سے منع میں نہ آوے اور اس کے منصب میں نہ آوے۔ اور جب
 خود گناہ کرے تو دوسرے کی خوف اور بے تردید علامت گناہ کو مرتکب ہو گئی
 اس واسطے انبیائی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ فعل ناشائستہ کو مرتکب
 ہوں۔ علاوہ اسکے کہ اسی تعالیٰ عالم الغیب ہی پوشیدہ اور ظاہر سے خوب
 واقف اگر وہ لوگ نہ ہمارے ہوتے تو ہرگز ان کو درجہ نبوت کا نہیں عطا فرماتا۔
 کیونکہ وہ سمجھتا کہ انہی کو دیکھ کر میری دوسری بندے اور ہی خراب
 ہو جاویں گے اور یہ خوف ہو کر گناہ کرینگے باوجود اس علم کے کہ گناہ کو سزا
 ہدایت کی واسطے ہے۔ ان کو ہمارے ہدایت کی واسطے بھیجنا گویا خلق کو گناہ کی جائز
 دینا ہو سبلا کوئی بھیٹنی کہ بکری کا چھڑوا لیا مقرر کرتا ہی یا چور کو نگہبان بناتا
 مولف رسالہ فی عقل سے کام نہیں لیا ورنہ ایسے محال امر کا قائل نہ ہوتا۔
 دیکھو کوئی بادشاہ باوجود علم کے کسی ظالم و بیدین و خیانت کرنیوالے کو
 ہمیں کا تحصیل دار نہیں مقرر کرتا کیونکہ سمجھتا ہے کہ وہ شخص میری رعایا کو ربا
 کرے یا رشوت کی بازار خوب گرم ہوگی مال گذاری جو وصول کر لیا ہضم کر جائے گا
 اسی بھائیو خیال کرو کہ ادا بادشاہ ایسے شخص کو نوکر نہیں رکھتا پھر خدا کیونکر
 ایسے لوگوں کو نبی کرے۔ ہدایت کی واسطے بھیجے گا۔ کبھی ملکہ و کٹوریا نے کسی خیا
 کرنیوالے یا خود غرض آدمی کو گورنر جنرل کر کے ہندوستان میں بھیجا ہے
 خدا قادر مطلق کی عقل ملکہ و کٹوریا سے ہی کم ہے کہ ایسے لوگوں کو اسے ہدایت کی واسطے بھیجا

انجیل تی باب ۲۳ آیت ۲۳ میں ہو کہ مسیح نے حالت غصہ میں بطرس اپنی شاگرد کو
شیطان کہا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ بطرس ایماندار ہی یا بے ایمان شبنم اول
ایماندار کو شیطان کہنا لاریب بعصیت ہو خصوصاً نبی کی شان سے بعید ہے کہ
حالت غضب میں ایماندار کو شیطان کہے اور شبنم ثانی بطرس کو بے ایمان سمجھنا
چاہئے حالانکہ عیسائی یہاں نہیں سمجھتے اس سے معلوم ہوا کہ کچھ الہین کا لاہوسہ نبی
کیونکر کرے سب را کٹا کو ہم اٹے بات اٹھی یا راکٹا۔ سابعاً انجیل یوحنا کی
باب ۱۱ میں لکھا ہو کہ ایک عورت بحالت زنا پکڑی گئی لوگ و سکولائی اور حضرت
مسیح سے کہا کہ تو یہ تین سنگسار کر نکال حکم ہو آپ کیا فرماتے ہیں مسیح نے پیچیدہ
باتیں کر کے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ خدا کے حکم کو اپنی جوہد طبعی اور چالاکیت
ٹال دیتی ہیں گناہ یانہیں شبنم ثانی محتاج دلیل ہو اور شبنم اول عقل مند خوب سمجھتا
کہ اسے زیادہ اور گناہ کیا ہو گا کہ اپنی خواہش سے حکم خدا کو روکنا اس سے خوب
شائبہ ہوا کہ مسیح پرست اور پیغمبروں کی زیادہ گنہگار تھے عیسائیوں کو لازم ہو کہ یا تو کل
انبیاء کو پاک و معصوم سمجھیں یا مسیح کو بھی مثل اور ہنک گنہگار تصور کریں نعوذ
باللہ من ہذا الخرافات شاید سولف رسالہ نے ان آیات انجیل کو نہ دیکھا ہو
ورنہ مسیح کو بیگناہ نہ تصور کرتا پس اسکی جہالت کے لئے یہی کافی ہے۔
پہلے ہی سے نہ آپکی تہی قدر و منزلت نہ خط فی ڈوبائی اور بھی عزت رہی
واضح باد کہ ابھی مسیح معلوب کی نبوت ہی بن کلام ہے اولاً کتاب مستثنایات کو

شخصہ ہوا رہا کیا وہ وحشت اسی وقت سو گھٹیا انجیل میں ۲۱ آیت ۱۹ کو
 دیکھو اپنی نفسانیت سے بلا قصد یا بدکارنا بیشک گناہ ہو۔ ابنا اگر سچ
 بے گناہ ہو تو حضرت یحییٰ سے ہتھ مائینے کی کیا حاجت تھی حالانکہ حضرت یحییٰ
 گنہگار و کوہ پتہ مادیتے تھے جب تک ہتھ مائین پائے تھے خدا کی روح
 اون پر نہیں نازل ہوئی تھی گویا جب تو یہ کیا اور مرید ہو چکے اور سکے
 روح نازل ہوئی قبل تو یہ کئے لیاقت نہیں تھی کہ روح کا نزول اونیہ ہو
 پادری صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر سچ نہ بکا نہ نیسے تو کیوں
 پتا مالیا اور پہلی اونیہ روح کیوں نہیں اوتری۔ سچ نداشت ہوگی
 پیچھے سے نہ سوچو گے اگر پہلی۔ خاں سا و آدمی آسیٹ دئیو اپنے
 اپنے تھے ذات سچ نے اونیہ جو تو ان کو آدمیوں پر سے اوتا کرتا تو
 جانیکا کھو یا تارون سور دیوانے ہو کر۔ یا میں باپ لئے اوچھا
 بھاگ گئی دیکھو انجیل میں باب آیت ۱۶ سے آخر تک بھہر پوچھتے ہیں کہ
 یا ایہ قنات میں سور و کمالا کتہ سچ کا واسن پڑی کہ آپواست۔ یا ایہ قنات
 کیا نہ وہ ان پوچھتے ہیں روز بڑا ہے چہ او۔ وقت سچ پڑی ہی چکی اور جو
 نیامین او کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں جلتے پڑتے آؤ نیکی۔ پس اسکا
 جواب پادری صاحبان فرماوین او سکے بعد او پر بغیر ونگی گناہ کا جواب
 ایسے طلبین یا خود ہی سمجھ کر خاموش ہیں فہما ہو جو ایک دفعہ جو ابنا سا و

اس کا جواب
 پادری صاحبان

انبیاء کے قائل ہوں آمین ثم آمین۔ باقی رہا مسئلہ کفارہ یعنی مسیح کا لوگوں کی نجات
 کیواسطے جان دینا اسکا شور و غل ہر کو چہ و بازار میں سنتے اور ہر ایک جگہ اسکی
 تعلیم دیکھتے ہیں مگر یہ ایک ایسی بات ہے جو کسی طرح سے سمجھ میں نہیں آتی اور کوئی
 شخص سمجھا بھی نہیں سکتا ہے لہذا پاوریا صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ سوال
 سندرجہ ذیل کا جواب صاف صاف تحریر فرما دیں تاکہ رفع حجت ہو آؤ لا کفارہ
 کیواسطے بیگناہ ہونا چاہئے اور جب مسیح نے سب کی گناہ اوٹھالیا تو وہ اولیٰ مرتبہ
 گنہگار ہوئے پھر انکی لئے دوسرا کفارہ ہونا چاہئے اور جب دوسرا انکی گناہ
 اوٹھا کر گنہگار ہوا تو اسکی واسطے تیسرا شخص کفارہ ہونا چاہئے علیٰ ہذا القیاس تیسری مرتبہ
 چوتھا چاہئے پس لازم آویگا تسلسل و ہوباطل۔ ثانیاً یہ کفارہ موجودین کیواسطے
 تھا یا سب کے واسطے بشرق اول ماقبل مابعد کیواسطے دوسرا کفارہ چاہئے اور بشرق ثانی
 جب گنہگار پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو انکی گناہ کیونکر ایک شخص نے اوٹھالیا حالانکہ
 گناہ ایک صفت ہے اور صفت کا بدون موصوف کے پایا جانا محال ہے پس کفارہ ہی
 محال ہوا۔ ثالثاً یہ کہ کفارہ یہ حیثیت جسم ہوا یا بحیثیت روح بصورت اول جسم
 بشریت کا تھا اور بشر کل گنہگار ہیں جیسا عقیدہ عیسائیوں کا ہے اور بصورت ثانی
 محال ہے کہ روح محسوس نہیں ہے پھر سولی کیونکر دی گئی۔ رابعاً جبکہ مسیح کو ایک
 جزو خدا سمجھتے ہیں تو سولی دینے میں خدا کی مغلوبیت کا ہوتی ہو اور وہ اس کے ممبرہ
 فہو باطل غامساقبل اس کفارہ کے جتنے انبیاء انتقال کر چکے تھے وہ سب بتلای غلام

آیت ۲۱ میں لکھا ہے کہ جو نبی ایسی بات کہے کہ حسبِ حکم خدائے مہین دیا وہ نبی قتل کیا جائیگا۔
 پھر کتاب مذکورہ کے اوسے باب کے آیت ۲۲ میں لکھا ہے کہ جس بات کو نبی نے کہا اور وہ بات
 پوری نہ ہوئی تو سمجھو کہ وہ خدا کا حکم نہیں تھا بلکہ نبی نے جھوٹہ کہا اور انجیل مٹی کو بنا
 کی ۲۱ آیت میں مسیح مصلوب نے فرمایا کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض
 تم کو کافرہ نہ چکھیں گے جب تک انسان کے بیٹے کو (جھوکو) اپنی بادشاہت میں آئے
 نہ دیکھیں۔ اٹھارہ سو برس گزر گئے کہ مسیح مصلوب بتک نہیں آئے اور انکی
 شاگردوں اور معتقدوں کی کتنے پشتیں مر گئیں پس یہ پیشین گوئی انکی جھوٹی ہوئی
 لہذا نبی نہ ہوئے ورنہ بشارت انکی وقوع میں آتی۔ اور کتاب یرمیاہ کے باب ۲۳
 ثابت ہے کہ جھوٹے نبی قتل کئے جاؤنگی پس مسیح کا مصلوب ہونا یہ نفی کرتا ہے
 منجانبِ اللہ نبی ہونیکے۔ ثانیاً کتاب استنابا بلین لکھا ہے کہ سوا بی ابراہا و خدائی
 جماعت میں داخل نہیں ہوگا حالانکہ مسیح کے نسب مر عبید روت کا بیٹا موجود
 اور روت سوا بی تھے اور فارض سوا بی موجود ہے اور وہ حرام زادہ ہی تھا
 پس مسیح مصلوب کیونکر نبی ہو سکتے ہیں نفعی باللہ منہا سے کتب سی اپنی پر عکس
 یہ کیسا نکل آیا ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا اگر ایسی عبارات
 ہولی بیل سے منتخب ہوں تو سجدہ نکلیں مگر اسی پر اکتفا کیا گیا عیسائیوں کو لازم ہے کہ
 اپنی آنکھ کی شستیر پہلی نکالیں بعد ازاں دوسری کے تنگی کی طرف نظر کریں۔ اسی خدا
 قادر مطلق و اسی ارحم الراحمین اپنی فضل و کرم سے عیسائیوں کو توفیق عطا فرما کہ وہ عصمت

القرآن اذ اجهرت بالقرآن الابام القرآن سواه الدار قطنی
وقال من جالده كلهم ثقات ۱۲ عن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقرؤون
خلفي قالوا نعم انا لنخذ هذا قال فلا تفعلوا الابام القرآن سواه
البحاری نے جزع القرائۃ ۱ اور ابوداؤد کی حدیث اس مقدمہ میں بالتقریر
موجود ہے مگر جب دیکھا لوگوں نے کہ اس کا جواب نہیں ہو سکتا تو ایک دوسرا طریقہ
اس کے انکار کا نکالا اعمیٰ کہا کہ اس کی سند میں محمد بن اسحاق بن یسار ہے اور وہ
دلس ہے اس وجہ سے یہ روایت مقبول نہ ہوگی مگر یہ خیال نہ کیا کہ فی مذہب میں
تدلیس یا از قسم جمع و قبح نہیں ہے بلکہ کتب اصول میں لکھا ہے لا ین التذلیس
لیس بلکذب انما هو تحسین بظاہر الاسناد علاوہ اسکے شیخ ابن الہمام
محقق فیہ فی القایر میں بڑی دیہوم و دام سے توثیق محمد بن اسحاق کہ ابن کثیر
اور علامہ سلیمان الدین اولاد الشیخ عبدالحی و بلوی مصلیٰ شیخ مولانا
محمد بن اسحاق کو ثقہ کہتے ہیں امام بحاری کیسے زور و شور سے
اویسی کی حدیث کی شہادت جزو قرأت میں دے رہے ہیں اور کہا
شعبہ نے ہو امیر المؤمنین فی الحدیث اور محمد
بن اسحاق سے سفیان ثوری اور ابن اوریس اور مسعود بن زید اور
یزید بن ذریع اور عبد الوارث اور ابن المبارک
وغیرہ روایت کرتے ہیں اور کہا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
من اراد ان یتبحر فی الغامض فہو عیال بن اسحاق اور ابن کثیر نے

رہو ہوئے کیونکہ اس وقت تک کفارہ نہیں ہوا تھا پس اس میں تحقیق نشان انبیاء کی پائی
 جاتی ہے اور وہ مردود ہی پس کفارہ ہی غلط ہوا۔ ساو ساجب یہ کفارہ صحیح ہے تو
 چاہئے کہ یہ وہ کو جزا و خیر ملے اور وہ اول درجہ کا جنتی ہو کیونکہ وہ گرفتار نہ کرتا تو
 مسیح صلیب ندی جاتے حالانکہ حواریوں نے اس کو اپنی زمرہ سے نکال دیا اور
 مسیح نے بھی اس کی ملامت کیا۔ سا بجا جبکہ یہ خدا کی رضا سند سے ہوا تو آفتاب کا
 بے نور ہونا اور ہیکل کا پردہ پھٹنا وغیرہ کیا معنی کیونکہ یہ سب علامات غضب کے ہیں
 نہ رحم کے فافہم و تفکر۔ شام ساجب مسیح نے لوگوں کی نجات کی واسطے جان دی تو پھر لوگوں کو
 جزا کیسا حالانکہ انجیل سنی باب سے ثابت ہے کہ مسیح اگر لوگوں کو ان کی عمل کے موافق
 جزا و سزا دینگے اور نامہ کرنقیوں کے باب آیت (۱۰) سے ایسا ہی ثابت ہے
 اسے بطلان کفارہ کا ثابت ہوا فہو اللہ۔ تاسعاً گنہگار نے دنیا میں بھی اپنی خواہش
 نفسانی کو پورا کیا اور آخرت میں اس کی نجات ہوئی اور اس کو عوض بجا رہے مسیح بلا قصہ
 بتلائے عذاب ہوں یہ صریح ظلم ہے اگر اس کا نام عدالت رکھا جاوے تو ظلم کس کا نام
 ہوگا۔ مائتھر اعہد عتیق سے اس کفارہ کا ثبوت نہیں پایا جاتا ہی بلکہ اسکے برعکس کتاب
 تفریل کو باب آیت ۲۱ میں لکھا ہے وہ جان جو گناہ کرے گی سوئی مرے گی پٹا باہمی گناہ نہ سہیگا اور
 نہ باپ بیٹے کی گناہ سہیگا صادق کی صداقت وہی ہے ہوگی اور شیر کی شرارت وہی ہے پڑے گی۔
 اس آیت سے کفارہ کا بطلان کا حقہ ثابت ہوا فاعتبروا یا اولی الابصار
 قد فرق العبد المذنب المقتدر الی رحمۃ ربہ الکریم ابو یوسف عبدالعظیم غفرلہ الکریم
 تاریخ ۵ نومبر ۱۸۸۸ء مطابق ۲۹ صفر ۱۳۰۹ء

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کتاب صرف مسلمانوں کے لئے ہے اور کفر و کفر کے لئے نہیں ہے۔

مگر نہ معلوم ہو تو غیر علم ہونیکے کوئی عذر نہیں ہے۔ اگر انکار اور جو لوگ
 انارپیش کرتے ہیں کہ جو بڑے امام کے پیچھے اوسکے منہ میں خاک ڈالی جاوے یا
 لکڑی بھری جاوے یا آگ بھری باٹ وہ لوگ سخت نے اپنی کہیت سے ہیں کہ بلکہ یہ کہ
 صحابہ تک پہنچتا ہے مثل حضرت عمر رضی اللہ عنہ و ابی بن کعب و عتہ یفہ و علی و متباوہ
 والہ ہر یہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم علاوہ اسکے وہ آثار سب سے بھیج بھی نہیں ہیں
 ان کی صلاحیت استدر نہیں ہے کہ وہ حدیث صحیح متصل لاسنہ او کا مواضع
 کریں بعض احباب نے یہ فرمایش کی کہ ایسی حدیث پیش کرو اس مسئلہ میں
 کہ جسکی سند میں محمد بن اسحاق بن حواون کی خاطر عزیز کے واسطے ایک حدیث صحیح
 کے لکھتا ہوں تاکہ رفع وسواس ہو۔ **ثنا ثنا** **ثنا ثنا** **ثنا ثنا** **ثنا ثنا** **ثنا ثنا**
عزیز بن سعید عن اسمعیل عن ابی وزاعی عن انس بن شعیب
عن ابیہ عن عبد بن عباد بن ابیہ **ثنا ثنا** **ثنا ثنا** **ثنا ثنا** **ثنا ثنا**
وسلم **لا بد** **ایہ تقریر** **القرآن** **اذ اکتتم معی فی الصلوۃ فالوہم**
یا رب **سوال** **اللہ تصدقنا** **افلا تدرکنا** **لاہام القرآن** **فی جز القرآن**
 اہم برہم عرس بین شیرین یا طعام یا کوئی اور چیز جو تقسیم ہوتی ہے اگر وہ اوی
 زیر کی تقریب کی نیت سے ہے تو اسکا کھانا اور لیا کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ کتب
 فہم میں لکھا ہے اور اگر نذر اللہ تعالیٰ کی ہے فقط ثواب کا یہ پرچہ نامنظور
 تہ سکا کہ کو بائز ہے اور مالہ اگر کو نا جائز اور بنی ہاشم اور علما و فضلاء کو
 بھی ناجائز ہے اسے مسلمانوں میں یہی دور سند اس دور کا عیب طور ہے
 خدی ذری یا توں میں لوگ اختلاف کر کے نوبت کفر تک پہنچانے میں لگے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔
 اگرچہ اس میں بعض الفاظ ہیں جن کا معنی
 نہیں ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ
 کئی الفاظ ہیں جن کا معنی
 ہے اور ان کے ساتھ ساتھ
 کئی الفاظ ہیں جن کا معنی
 نہیں ہے۔

کوئی عذر نہیں رہا اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی نے اس مسئلہ میں ایک رسالہ
 مستقل کتب منفیہ سے لکھا ہے اور مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی تاج الدین
 بین پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں چہرہ پر اور فتاویٰ صوفیہ مولفہ شیخ مخدوم
 صافی میں لکھا ہے فی شرح السرخسی المختصر المحاکم الشہد و ذکر فی
 التہذیب و کتاب التفرید فی باب افتتاع الصلوٰۃ عند مشائخ بلخ
 یستحب القراءة لموم فی الصلوٰۃ کلہا و فرقی قوم بین امام ہمدانی و
 قول مالک و فی التہذیب و نظم الزند و لیس و لو قرء عند محمد
 لا بکرم و مشائخ بلخ استحبوا القراءة خلف الامام و فرقی قوم بین ما
 یجہر فیہا و ما لا یجہر و فی صلوٰۃ القاضی ابی العصمۃ القراءة لا تجب
 عند المتأخرین عندنا و لکن قال بعض اصحابنا المستحب ان یقرأ
 الا انہ لو لم یقرأ تجوز الصلوٰۃ عندنا و عند الشافعی لا تجوز و
 اولیہ تجوز عند الشافعی و عند ابی حنیفۃ لا بأس بہ فقد
 اتفق النائمون و انھا لو ان الصلوٰۃ لہا و اسی کتاب میں لکھا ہے و فی ہذا
 الشعر ابی حنیفۃ و محمد قولان مرویان فی قراءة الفاتحۃ عند
 الامام احمد ھذا عدم الوجوب محال و هو القدر الشائع و الثانی
 اسۃ ان القراءة و عدم کراہتھا و هذا اخر وجع الیہ من الاول
 ھذا ان اعلام الاعلام احمد سیدہ امام صاحب کا قول ہی امام کے پیچھے وہ
 نہایت پُر بینہ و ذہین ثابت ہو گیا ابلاغ ہوا کہ امام صاحب کی تابعداری کر کے پڑھنا
 نہایت خوب ہے ہونے پڑھے وہ امام صاحب کا تابعدار کامل نہیں بنایا گیا

لہ المعنی فی الناس علی حوازی ہا و من اصلہ فی التوقیف علی الناس فی حوازی ہا

کہ یہ وہی لعن و لعن ہے کہ ہمارے اکابر پر ہم سے پیشتر ہو چکا ہے یہ وہی لعن ر
 کفر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی طرف نسبت کیا گیا یہی گمراہی اور کفر ہے
 کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ اسکی طرف منسوب ہوئے یہ وہی کفر ہے کہ
 شیخ جنید و شیخ شبلی و سید احمد رفاعی وغیرہم رحمہم اللہ کی طرف ہدیہ کیا گیا یہ
 وہی نفاق ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اسکی طرف منسوب ہوئی یہ
 وہی کفر ہے کہ امام غزالی رحمہ اللہ کو ہدیہ دیا گیا یہ وہی گمراہی ہے کہ قاضی عیاض
 قدس سرہ کو تحفہ پہنچایا گیا یہ وہی لعن و کفر ہے کہ مولینا محمد اسماعیل شہید دہلوی
 قدس سرہ کی طرف منسوب ہوا غرض کہ میں تمنا اس تقریب میں مدعہ نہیں ہوں
 بلکہ میرے ہمراہ ایک جم غفیر ہے مان وہ اعتراض یہ ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ دائرہ
 ظلال میں یہ تو وصفت وجود کا بھی پڑتا ہے اور سکو حضرات مہم عصر ذیہ خیال کیا
 کہ شاید ہر شئی کو یہ خدا جانتا ہے جیسے بعض جاہل فقیہ کہتے ہیں کہ ما و شما و شجر و حجر
 کل خدا ہیں یا کل بین خدا حلول کئے ہوئے ہے لغوہ باللہ منہا مسلمانوں میں
 اس عقیدہ کو کفر سمجھتا ہوں بلکہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اپنی مخلوق سے علیحدہ و شریک
 اور عرش کو اور سکا مکان یا اسکی حد مثل اشیای محددہ کے نہیں جانتا ہوں
 بلکہ یہ ایک ایسی صفت ہے کہ جسکی حقیقت کو وہ خود ہی جانتا ہے ۷
 ذات تو پیدا است ولی فی جو سن | | من ز تو پیدا تو از خویش تن
 مان اور سکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی معلوم ہوتی ہے کہ تمام ممکنات اسکی قائم
 اور تمام ممکنات کو ایک وجود خیال کرتا ہے مولینا محمد اسماعیل صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۳۲۰ھ میں تحریر
 خزانہ دین دائرہ گاہی سر توحید واضح میگرددانم اور دوسرے غفر عنہما جبارت پڑاوس

ہمارے وقت کے مسلمانوں کی سمجھ و رست کر کے کہ اختلاف سے اتفاق کو
 بنائیں اور اگرین خجائے مسائل مختلف فیہ کے اندرون میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ
 ہمارے ایک ہاتھ سے چاہیے یا دونوں ہاتھوں سے جو لوگ ایک ہاتھ سے کر رہیں
 اور دوسرے ہاتھ سے نہیں کہ خیال کرتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا گناہ ہے
 اور جو لوگ دونوں ہاتھوں سے کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ
 کرنا حرام ہے غرض دونوں فریقوں سے گذر گئے اسے دین دارو ایسے اختلاف
 تو دیندار نہیں کہے جاو گئے اسلام میں ترقی بھی نہیں ہوگی اختلاف کو باعث
 نہ سورت اسلام کی ہوئے اب تک آپ لوگ غور نہیں کرتے مصافحہ دونوں
 صریح یہ درست ہے حدیث عبداللہ بن ہشام سے جو مروی ہے بخاری میں
 ہے ایک ہاتھ کا مصافحہ ثابت ہوتا ہے اور اثر حماد سے دونوں ہاتھوں کا
 شریعت میں غرض مسائل جزئیہ میں اس قدر اختلاف کرنا دلیل جہالت کی ہے
 البتہ ان دونوں مالکوں میں ترجیح کسکو ہے اس میں علما مختلف ہیں بہت
 کی یہ راے ہے کہ اثر حماد سے اس حدیث پر عمل افضل سے واللہ اعلم
 بالصواب وعندہ ام الكتاب

اشتہار واجب الاظہار

۴۸۰ ہجری مطبع دارالسلطنت میں ایک رسالہ میرا مسمیٰ فی فیض غلام علم تصوف
 کے بارہ میں مطبوع ہوا اس رسالہ میں دو جگہ اکثر عوام اور بعض خواص نے اعتراض
 اور بعض صاحبوں نے میری عرض کو نہیں سمجھا اپنے موافق سمجھ کر لعن و لعن کر دیا
 خواص ان کو میں نے نہ تنبیہ نہ تنبیہ کرنا ہوا اور اب یہ ہوا ہے

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا رَسُولَهُ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ
فِي شَيْءٍ قَرَدُّهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ لَكُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

دساله

تَارِيَا نَهْ أَهْل

62

مُقَلِّدَا أَهْل

تأليف مولوی محمد عسکری باہتمام شیخ محمد الہی تاجیک

مَصْنُوعٌ لِقَوْلِهِمْ
دَرْصَلَا وَآهْ هُوَ مَد

اوس عبارت کو میں پوری لکھ کر عرض کرتا ہوں۔ اسی سبب جو بعض فقر کو تیز راہ اور صحت بخشنے کی
 شیعہ طریقہ بتا کر کیونکہ ان کو اوتھام پر ایک ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ تیز راہ احمد میں بہت مشکل ہو جاتی ہے
 اور سبب کو پڑھنے لگتے ہیں بنا آپ ہی احادیث پر احمد کے دیکھ کر چار دیکھ کر پڑالے احمد میں ہیں
 اور چار دیکھ کر پڑا کر اور اس کا نقشہ میں بناتا ہوں تاہر ایک ملا خطہ کر لے اور ایسے لوگوں کو ملا مت کر کے
 ان کو اوسی حالت پر چھوڑے اور اگر قادر ہو تو ان کو ویاں سے نکال دے وہ نقشہ یہ ہے (اصح اس کو دیکھ کر وہ طا
 بہوت ہو کر یہی سمجھتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں وہ بھی خالق کل کا معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ویسا ہی ہے
 انہم و تفکر اس عبارت میں یہ خیال کیا کہ خدا اور رسول کو ایک بتلادیا کیوں صاحب انصاف کہ وہ کہہ بیٹھ
 کہ مناسبہ کہ یہ عقیدہ میرا یا ایسا ہی مسترد کرنا چاہیے اس قاعدہ سے آپ لوگ خوب واقف ہو جائے گے
 کہ کہہ دیت ہیں کہ یہ کیا کشف و اہم ہم بول نہیں ہوتا وہ اس کی ششیں کو واسطے جو جس کے وہ کیفیت ہے
 یہ اور اس کو بھی ویسا ہی خیال کرتا تھا اور میں ملا مت سے باز رکھا اسوہ سے کہ وہ ہمہ رہے
 اور بہت دیوانہ کو کہتے ہیں وہ نہ میں بہت کے معنی حیران کہہ دیتے ہیں کہ وہ نہ میں بہت
 ملا مت کو کہ بظاہر یہ خیال ان میں ملا مت کہ وہ خیال کر لیا اس کو دیکھ لکھ لیا کہ قادر
 ملا مت کہ میں ہیں تو یہی چاہیے کہ بڑے ہو کہہ اس کو رفع ہو جاوے اور خالق و مخلوق میں
 فرق نہ ہو وہ عقیدہ نو ایک یا نہیں تو شرک ہے اس سے دور نہ چاہیے میں ایسے عقیدہ
 نہیں والے وہ ستمناں نہیں جاننا کرنا دیوانہ پر تو احکام شرعی جاری ہی نہیں ہوتا
 بعد میں کو نہ نہ فرق نہ ہی نہ ہو زبان کو کہہ کو عجلت کسی کام میں نہ کہہ عبارت کو ابھی طرح سمجھا
 نہ غرض میں تم وقت متبغ اثران وہ بیش حاجی نہ نہ نوٹ علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قد رحمہ العبد المذنب المستقر الی حمیدہ الامیر المومنین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ

ہر پیرس گاہتہ راہ شہداء و شہداء زین العابدین باب تمام محمد و زین العابدین مطبع طبع ہوا

طعن وجودیہ برائے اربعہ	
عشق را بوحسینہ درس نہ گفت	شافعی را در روایت نیست
مالک از راه عشق بے خبر ست	حنبل را در روایت نیست
مقلد بدعتی نظام ہوا کیوں بغض می ہم پر	سگ دوزخ بنا تو خود موافق فتاویٰ سنیہ
حقیقت میں گد ہا خود ہے نہ آدمی گر تجھے باور	نظر کر حق تعالیٰ نے کہا ہے کسکو مثل خر
یہ بد خو مثل حیوان ریختے اور غلط فہم ہیں	
جہان سے خود بخوبی نہیں نایاب ہیں مردار کہا تو ہیں	
حدیث اہل کربلا کہ اہل التذکرۃ توجہ سیوطی نے جامع اصغیر میں	
ابی نامہ رخصۃ السنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدعتی لوگ	
دو زنیوں کے کہتے ہیں اچھے کریمہ نعل الدین حوّلوا التواذیۃ کتہ کما یحملوہا	
کتیل الحمار یجمل اسعاداً ترجمہ مثال اٹکی جیہ تو رست لا دی گئی پہرہ اٹھایا انہوں	
نے اسکو جیسے کہاوت لکھ کر کہ بوجہ اٹھاتے ہیں کتابوں کا بیٹے یہود کو تو رست پر	
عمل کرنے کا حکم ہوا پہرہ انہوں نے اُسپر عمل کیا تو حق تعالیٰ نے اُنکے لیو گد ہوں	
کی مثال دی کہ وہ سے مانند گد ہوں کی ہیں صرف کتابوں کا بوجہ اٹھاتے ہیں اور اُس سے	
نفع نہیں لیتے پس کتاب وسنت پر عمل نہ کرنے والے مقلدین ہی اسی حکم میں داخل ہیں	
حقیقت میں مامون کا تو کرتا معتد سچا	پہرہ اٹھانے کو کیوں سب مقلد ایک کا بجا
نہ مانے حکم کو گنگے بدگرنہ کلمہ سنت کا	تجھے یہ طور بد کس نے سکھایا ہے ذرا بتلا
فقیر بیڈو اتیرا بنا ہے دشمن آدم	
تجھے تعلیم ہے اُسکی تعلیم امام اعظم	

حق۔ ہر کسی سے ملے۔ اسون کا توان روزوں اشد منکر و مابی ہے۔ یہ کچھ خفیوں سے ہے کہ اید کی زور تابی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میتوان دنون پیمے مسدس ال پیا و گیا بدست برتن کا جات سے بہرہ و کچھا
تعب اس قلعہ کا ہر اک جابر ند و کچھا اپو خود کا راہ و ن ہر عین مار کچھا و کچھا
تیس بدو سب نہا نجان کے عبدی مادت ہا
انہیں یہ بات کچھ تانی قدیم انکی مسرت ہے

ہنیں انکار ہے کہو اسون کی جنابوں سے خدا کا ہر غضب سپر عدوت سے جو رکے
ہایت پرہین خود خورشید ہین چرخ ہایت کو ستون خاندین محمد ہین بدست یے

جہان کو کرویدار و شہنشاہ کا رہا رہا
خدا ایش کر و دست و جوب ایشہ راضی تر

مخالف سب مامون کو جود و ہمتی ہی کر ہر طعن و تانت سے ہین و تونی دین
نہین خود عافیت حق رہا عشق الہی ہین اسون کو کہدین شہنشاہ خیرین اور شہری ہین

ہنیں یہ ہر حق نادان ہر مشد سمجھتے تھے
حقیقت میں اشد منکر ہنیں کے پیشو تھے

ایمان میں نہ خرس نہ پناہ نہ فریاد نہ تضرع نہ سوسائیں درویش ہی ہے

نہایت التہایہ میں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے *

جو بکر و عمر عثمان جو ہے حیدر کرار	نہایت التہایہ میں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے *
سمجھو کہ ذرا دل میں نگرہا جسے کچھ نکار	نہایت التہایہ میں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے *

امام وقت نائب رسول خدا و سب

در تقلید اعلیٰ ہو واجب رہی بغیر کسی کب

امام وقت بنو ہود بھی نہیں منکر کوئی الخا	امام وقت بنو ہود بھی نہیں منکر کوئی الخا
وہ جاہل ہے جو چاروں میں امت حاضر کجا	وہ جاہل ہے جو چاروں میں امت حاضر کجا

وکیل سینان توری اور زاعی امامان ہیں

مقرر تہمید میں راہنما سے دین ایمان میں

رسول اللہ نے کس جا کیا ارشاد یتیم کو	رسول اللہ نے کس جا کیا ارشاد یتیم کو
و یا قول ائمہ سے سند کچھ ہو تو تبادو	و یا قول ائمہ سے سند کچھ ہو تو تبادو

در تقلید کی کچھ بھی سند پھر پیدا تھے میں

عجب جاہل مقلد میں کہ سب ہتھیار لٹے میں

نہیں ہم پر پیچ کے سوا تقلید واجب ہے	نہیں ہم پر پیچ کے سوا تقلید واجب ہے
خطا ہی اُسے ہو جو سو تو کیا تقلید واجب ہے	خطا ہی اُسے ہو جو سو تو کیا تقلید واجب ہے

یقین تقلید یہ سمجھو جہنم میں لجاوے گی

عداوت راہ سنت کی مزہ آخر چکھاوے لی

پسنا تقلید میں غیر نبی کے جو کوئی نادان	پسنا تقلید میں غیر نبی کے جو کوئی نادان
قلاوہ ڈال گردن میں وہ بیشک بگیا چون	قلاوہ ڈال گردن میں وہ بیشک بگیا چون

مسلمانوں پر واجب ہو کہ لیونین راہ فیہ
 زین پیر قول دیگر کو ملے جب قول انس

حدیثوں سے نہ وہ چیز ملے جس پر روایت
 خلاف اُنکے ہوا۔ اقول ہو تو بینا کہ روایت

قول امام ابی حنیفہ وَقَدْ سَلَّ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا قُلْتَ قَوْلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 اُنْكَرُوا قَوْلِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَكُونَ خَيْرَ الرَّسُولِ بِخَالِفَةٍ قَالَ أَنْتَ كَذَّابٌ قَوْلِي بِخَالِفَةِ النَّبِيِّ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى كَيْفَ كُنِيَ إِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ جَبَّارٌ أَمِيرٌ ذَوَّابٌ
 کتاب اس کے خلاف ہو اپنے فرمایا چوڑو میری بات نہ باندھ کر اے کہا کیا جیب و خبہ
 مخالف اُسکے اُنہو کہا چوڑو میری بات حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسے قول امام شافعی
 إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ عَلَى خِلَافِ قَوْلِي فَأُضِرُّهُ وَأَقُولُ عَلَى الْحَدِيثِ اُنْكَرُوا قَوْلِي بِخَالِفَةِ النَّبِيِّ
 ہو حدیث خلاف پر میرے قول کے تو بینا کہ روایت ابی حنیفہ پر قول امام مالک **مَا لَكُمْ** مَا لَكُمْ
 الْوَسِيْدُ فِي أَنْ يَكْبِلَ النَّاسَ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا فِي الْمَوْطِ أَفَدَنَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ نَفَرٌ أَصْحَابُهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَاحِ وَصَارَ عِنْدَ كُلِّ قَوْمٍ مِنَ الْأَحَادِيثِ مَا لَمْ يَكُنْ
 الْأَخَرُ قَوْلُ إِمَامٍ مَالِكٍ كَأَجَبٍ كَمَا شُورَ كَمَا بَارُونَ رَشِيدٌ بِنِ اُيَسَ اس بات کا کہ اُنہا ویرج کو
 کو عمل کرنے پر جو کچھ سوطا میں ہے تو منع فرمایا اسکو اس بات پر اور کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کے پہلے پڑے ہیں شہر میں اور جمع ہوئے نہ دیکھیں کہ ایک قوم کے احادیث جو نہیں دیکھیں
 دوسرے کے قول امام احمد **مَا لَكُمْ لَا تَقْلُدُنِي وَلَا تَقْلُدُوا مَا رَأَوْا وَلَا السُّورَ وَلَا الْكُوزَ عَنِ وَحْدَانِ**
 مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا كُنَّا فِي الْحَنَرِ وَلَكِنْ إِنْ يَهَابُوا إِلَيْهَا يَرَوْنَ عَنْ إِذْ جِئْتُمْ دَحْ اور کہا
 امام احمد حنبل رحمہ نے نہ تقلید کر میری اور نہ مالک اور نہ ثوری اور نہ زعمی کی اور بے جہان یہ لوگ

مقلد ہو رہا ہو پیر نہ منہ کو تم ہمارے اگر وہ بولتے ایسا تو چاروں ہی نہیں ہوتے	کہ بابا بوجیفہ شافعی مالک احمد نے جیسے جب ایک مذہب پیر وہ دوسرے کالے
	بنی کے استی کہلانہ کہلانہ کسی کے ہم کسی کا ہو رہے کوئی بنی کے ہو رہے ہم
امام بوجیفہ کو تو سمجھا مثل یغیب حدیث مصطفیٰ کو بھی دیا ہے طاقتورین دہر	جن نقلیہ کی تہ کو برائی اس سے کیا بڑھ کر انہوں نے مانے کر چہ ہو قرآن کے اندر
	بنی سمجھا خدا سمجھا نہ معلوم ان کو کیا سمجھا اماموں کو جو یون سمجھا تو بد سمجھا برا سمجھا
انہوں نے کب کہا ایسا میرا مذہب کرواؤ اگر پاوے حدیثوں کو عمل نہیں کرے قائم	ایمان تو بوجیفہ کا مقلد ہی رہا ظالم دیانت بلکہ یہ فتنے کے جاہل ہووے یا عالم
	نہ آنی شرم پیر کہنا ہوں تابع بوجیفہ کا غلام بے وفا تجھ سا کہیں ہم نے نہیں دیکھا
فتویٰ امام بوجیفہ و امام محمد رحمہما اللہ کا اسباب میں کہ ہر عامی جاہل پر چونچ اور تاویل کا علم نہیں مناظرہ حدیث پر عمل کرنا واجب ہے ہدایہ کو انجم وظن ذلک یفطر ثم اکل معتقدا عالم المصدا والکفارة لان الظن ما استند الی دلیل شرعی الا اذا اقامه فقیہ بالفساد لان الفتویٰ دانی شرعی فی حقہ ولو بلغه الحدیث فاعتمد فذلک عند محمد لان قول الرسول لا ینزل عن قول المقلد فی غایۃ البیان قد مر فی الحسن بن زید عن النبیفہ انما لا کفارة علیہ لانه لا یجب علیہ الاخذ بحدیث رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم بحج الزائق وازالہ نسب لکن بلغه الخبر هو قولہ علیہ السلام افطر الحجام والمحق وقولہ علیہ السلام انی اعمد النصارى	

مہاراجہ اسی انکا اطاعت انکی واجب جان	مطیعان معجز کو کہے مگر یہ سب
خدا کے واسطے پار و ذرا اضاف سے بولا	رہا ایمان کچھ یا نہ بہلا ایسے مقلد کو
حدیث مصطفیٰ کیوں ہو ظالم تو روگردان	رسول اللہ جان سے کون افضل ہے تیار
رموسے اور عیسے کا چلے اسجا سے پر فرمان	ولی غوث و قطب ساری ادب منزلت دار
بنی کے حکم پر مومن بدل قربان ہوتا ہیں	جو بد باطن منافق ہیں سو روگردان ہوتا ہیں
دلو رشادہ شہاد کو حدیث مصطفیٰ ہوتے	قیاس مجتہد چھوڑو حدیث مصطفیٰ
صحابی کو بھی مست گیر حدیث مصطفیٰ ہوتے	کسی کا کیا سخن بار حدیث مصطفیٰ
حدیثوں پر عمل کرنا جو ناجائز کہے ظالم	سزا میں اس ضلالت کو جہنم میں ہو ظالم
اکبشی ہو گئیں جاری حدیثیں اور سب آثار	صحیح منہوخ ناسخ کا مفصل ہو گیا اظہار
رہا پر شہید کی بجھ کو تیری جھوٹی ہے یہ تکرار	تجھے کیا حکم تہا حق کا تو کیا کرتا ہے اسی پر کار
ابنی سائیشوار کہہ کر مقلد کس کا ہوتا ہے	خضع پاروں سے دل بند کر دشا ہوا کہوتا ہے
اسی کو سب کو بھیست نے مانا ہے	کتاب اللہ کے پیچھے صحیحہ انکو جانا ہے
نہ کتاب اللہ کی جودیت سب کباروں نے چھوٹا ہے	خریدے نقد جان دے کر اسے جو مردوانا ہے
یہ بات ہر باب میں صحت صحیح اخبار میں ہیں	دور و راج بنی کیا ہے بہا اسی پار میں ہیں

وَلَا تُعْرِبُوا السَّكَنَةَ وَلَا تَنْزِلُوا فِيهَا وَلَا تَقْرَبُوا مَسْجِدَ اللَّهِ وَلَا تَمْنُوا فِيهِ لَوْلَا الَّذِي دَفَعْنَا عَنْكُمْ غِيظَهُ لَفُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّكُمْ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

ہدایہ اگر نیکی لکائی کسی نے اور گمان کیا کہ افطار کر چکا ہے کہ یا اعشاء کر کے اسپر فتنہ ہے اسے
مکفارہ بھی اس واسطے کہ گمان دلیل شرعی نہیں ہو سکتا مگر وقت فتوے یا بعد وقت سے روزہ
فاسد ہونے پر ایسے کہ فتویٰ دلیل شرعی ہے اسکے حق میں ایسا ہی کر ہو چکے ہستاد حدیث
اعتماد کر کر روزہ چھوڑ دیا ایسا ہی ہے نزدیک محمد رحمہ اللہ کے چونکہ قول موار علیہ السلام

لَا تَكُمُ نَهْرِينَ مَضَتْ كَيْفَ تَقَابِلَةُ الْعِيَانِ حِينَ تَحْقِيقِ رَوَايَتِ الْوَحِيدِ فِي رِوَايَةِ الْوَحِيدِ
ہی تحقیق کہ نہیں ماضی کے قوال سے عقابۃ العیان حین تحقیق روایت کو جس میں ایک روایت ہے

بِحَسْرِ الْمَرَاتِقِ اِنْ زَيْدٍ فِتْوَىٰ يَوْمَ الْيَوْمِ بِالْمَكِينِ يَوْمَ يَكُونُ يَتَدَهَّقُ فِي رِوَايَةِ الْوَحِيدِ
بحسار المراتق اگر زیدین فتویٰ پوچھا لیکن پوچھی اس کو یہ کہ وہ قوال: قول مصلیٰ علیہ السلام

لَا تَكُمُ نَهْرِينَ مَضَتْ كَيْفَ تَقَابِلَةُ الْعِيَانِ حِينَ تَحْقِيقِ رَوَايَتِ الْوَحِيدِ فِي رِوَايَةِ الْوَحِيدِ
کرئی ہے، ورنہ روزہ اس کے نہیں ہوتا مگر وہ روزہ نہیں مل سکتا کہ اس میں ایک کفارہ

بِحَسْرِ الْمَرَاتِقِ اِنْ زَيْدٍ فِتْوَىٰ يَوْمَ الْيَوْمِ بِالْمَكِينِ يَوْمَ يَكُونُ يَتَدَهَّقُ فِي رِوَايَةِ الْوَحِيدِ
بنا ہے ایک ایسی غلطی اور مہربانانہ اس سے اس لیے کہ ظاہر حدیث پر عمل واجب ہے

بِحَسْرِ الْمَرَاتِقِ اِنْ زَيْدٍ فِتْوَىٰ يَوْمَ الْيَوْمِ بِالْمَكِينِ يَوْمَ يَكُونُ يَتَدَهَّقُ فِي رِوَايَةِ الْوَحِيدِ
تاکہ جو جہنم سے دیا بات پر فتوے چھوڑ دے نہ وہ ان ہی قیام کے پوچھا جا

بِحَسْرِ الْمَرَاتِقِ اِنْ زَيْدٍ فِتْوَىٰ يَوْمَ الْيَوْمِ بِالْمَكِينِ يَوْمَ يَكُونُ يَتَدَهَّقُ فِي رِوَايَةِ الْوَحِيدِ
نکہ یہ یکبارہ جوین اور بارہویں سال لڑا کرتا تھا ان بنی ولایت اس میں سب کو رو کر کہا

بِحَسْرِ الْمَرَاتِقِ اِنْ زَيْدٍ فِتْوَىٰ يَوْمَ الْيَوْمِ بِالْمَكِينِ يَوْمَ يَكُونُ يَتَدَهَّقُ فِي رِوَايَةِ الْوَحِيدِ
مقدم نام کے بن کر کہیں کہ کلام جوت کہ
زنا بچہ میں مامون کے زمانہ میں کہنا سننا سنیم
تجہ سنت اور باعث محبت یہی جہارت
ہو اب پاک پانی سے لو گیا تو بیسے کی حاجت
بہر ایسی بنیاتی پر کہیں تعلیم کرنے میں
جو سنت کا بنی پر تو اس پر عیب دہر تین

میں جہاد میں نہ ہی ہونا و نہ ہر ایک تو اپنے اپنے مقام یعنی مصلے پر گویا جہاد
 جہاد دین و اسے میں ہونا و فتنہ شریعت رکھنے والے راہِ یکتا الیک راجعون ۴
 نہ تھا کہ اس ایک خلیفہ سے مصلے سے جہاد
 کیا ایسا عام ہے وراثت ایسے تقاضوں کو
 معاہدہ میں تھا جہاد ہر سب سنت کو تابع ہو
 تعجب غفل سلطان کو گر سب بڑی سمجھو

راہِ فتنہ بدعت پر جہاد سب تقاضوں کو
 نہیں لائق ہے مومن کو سنت ثابت ہو گا

بہلا تباہ میں چاروں میں تباہی کون اور ماری
 کہیں چاروں ہی تباہی میں تباہی چھوٹی
 بنی ہے تو تہہ میں تباہی یا ایک کو ناجی
 کہیں دراصل واحد ہے مگر تکرار ہے فرعی

اگر دراصل اک ہیں تو مصلے چار کا ہی کو
 فرعی ہی بات پر اگر یہ تو ہے چار کا ہی کو

بہلا جب چار مدد ہیں تو جہاد جو برحق تو
 انہیں غلطی چھب چھوٹن بد سے اس خبر
 جہاد کس سے باطل ہے اس پر عمل کرنے کو
 کہان باقی رہا برحق کہا تھا تو نے پہلے جو

حدیثوں پر عمل کرنے سے سب تکرار مٹتی ہے
 عداوت مذہبی بالکل بیان اسے یا مٹتی ہے

کسی کا تول کیا ہے و حدیث پاک کو آگے
 نہ ہو عشق سنت کا دور کیوں خوف ملو ہے
 طوفان شعل کے کہہ کیوں کوئی خورشید نہ ہو
 بہلا جلنے سے یوں دہشتاویز کب قدم پیچھے

خدا ہوں کیوں نہ سنت پر کیوں پیار کیوں یاری
 کتاب اللہ کے پیچھے ہی رہیں ہاری ہے

کتاب اللہ پہلے ہو امام و جہان اپنا
 ہے بیشک دوسرا دی رسول انس و جان اپنا

سنو اللہ نے سب کو کہا ستر آن کے نذر
 کتاب اللہ کو پڑھ چاہو سب ایسا ہی ہے
 مسئلہ جب ہوئے پیدا جدا نام اپنا لک بہر کر
 کیا ہے نہ ہر ک کو پڑھ کر چاہو سب ایسا ہی ہے
 وہاں ہر ک کو پڑھ کر چاہو سب ایسا ہی ہے
 مسئلہ ایک ہر ک کو پڑھ کر چاہو سب ایسا ہی ہے

فائدہ شوکانی تراشاد السائل الی دلیل المسائل بحجوب والی ما نشر نوشتہ عنایت
 مقامات بدست ست باجماع سلیس چہ کہ بدترین ملوک فرج بن ہر فوق در او اہل مالہ تاسو
 ہجرت احداث آن نووہ دہل علم آن مخلص ہو ہی انکار فرسو وہ دوران تالیف پر داخہ و
 این حاکم و وزیر متبع ہم بنا کردہ اند و بموجب ست زملوک نامین لے اخیر اجہ ازوس آمدند
 و برین بتنا کہ متا وہ شہر مک سلیس و خیر اقباء ارض ست غضب نہ نمودہ بانکہ این
 مقامات بحسب اسباب اتفاق یا حادث کردید و حال آنکہ صدوق صدوق انکشاف و فرقت
 بن فرزند ... ہی باجماع و سنت راہ نووہ بکہ زانقہ بنی یا حالت زانقہ بدین کردہ
 النجلی فبنی عن شمس ترع یعلکہ اللہ حدتت سبب ہذا المد اہبہا کفی قو
 الا ساقہ و ف مفیدہ اصاب لہا الذین ہلہ وین من سقمہا و اسدھا
 عک الاسلام یفع الان فی الحرم السیر تعیب من یقر بنی السحما عایب و وقوف کل
 طايفہ فی مقام من ہذا المقامات کا شہد اهل اذان شغلہ و سماع علی
 مؤلفہ و ان اللہ و ان الیہ راجعون سبب الختام ترجمہ عار اللہ علیہ من صل کلام
 اس پر مقدمہ نہایت پر چشنہ و لا جانتا سبب یہاں کہ پیدا ہو کر بہ سبب ان مذاہب
 ان سے ہمارے بین تقوہ یا فاسا ہی لول کہ ان سے دین اور دنیا دارین کو مصیبت
 پہونچی اور بہت ہی دین سے ترصیبت اسلام پر وہ جو واقع ہوئی ہے آہ حرم شریف

کتاب اللہ کو پڑھ چاہو سب ایسا ہی ہے
 مسئلہ جب ہوئے پیدا جدا نام اپنا لک بہر کر
 کیا ہے نہ ہر ک کو پڑھ کر چاہو سب ایسا ہی ہے
 وہاں ہر ک کو پڑھ کر چاہو سب ایسا ہی ہے
 مسئلہ ایک ہر ک کو پڑھ کر چاہو سب ایسا ہی ہے

منه و من غير

کتاب عدد و حساب جوہرین بیت زہرا و

بہارِ برونز و برنجی

خداوند من را در جستجویان شکر بخیر! ہمارے واسطے تو نے نبی مبعوث فرمایا ہے

وہ اپنے تمام بھائی بھتیجیوں کے ساتھ ان کے کمرے میں بیٹھ کر ان کے

بسم الله الرحمن الرحيم

وہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور جس نے ہمیں سزا دی ہے

تاریخ ۱۳۰۲/۱۲/۱۲

ابو یوسف یحییٰ بن یونس در است که سنت کتاب مذکور

جہاں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ وہی ہے

مستحق جنت است باید سپردن خود را

مجلس
فصل اول
در بیان
مبادی

اقول بدي مقولہ سہا جہن شاد ماہک دسوق جو کجور و فوہ جو ہستہ لہا ہستہ جو ہر طاہ